128654 ـ مجنون بچے كى پرورش كا ماں كو زيادہ حق ہے جب تك ماں آگے شادى نہ كرے چاہے بچہ بڑا ہى ہو

سوال

مجھے تقريبا دو برس قبل طلاق ہوئى اور ميرے تين بچے بھى ہيں، بڑا بچہ انيس برس كا ہے اور دوسرى بچى كى عمر سترہ برس ہے، اور تيسرا بچہ سولہ برس كا ہے، بہر حال اللہ كا شكر ہے بڑا بچہ اور بچى عقلى طور پر كمزور ہيں، ميں نے اپنى زندگى ان كى خدمت كرتے ہوئے گزارى ہے اور اب تك كر رہى ہوں، ان بچوں كے ليے حكومت كى جانب سے مالى معاونت ملتى ہے جس كا معنى يہ ہے كہ الحمد للہ مالى طور پر انہيں كوئى مشكل نہيں.
اب جبكہ مجھے طلاق ہو چكى ہے بچے اپنے باپ كے پاس رہتے ہيں اور مہينہ ميں صرف دس دن ميرے پاس آ كر رہتے ہيں باقى ايام ميں ان كے والد كے گھر جا كر ان كى ديكھ بھال كرتى ہوں جبكہ ان كا والد اپنے كام پر گيا ہوتا ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ:
كيا مجھے ان كى پرورش اور انہيں گود لينے اور ان كى كفالت كا حق حاصل ہے، اور وہ مستقل طور پر ميرے پاس ہى رہيں ؟
اور اگر ميں دوسرى شادى كر ليتى ہوں تو پھر كيا حكم ہو گا، مجھے علم ہے كہ اگر ماں اور شادى كر لے تو پھر پرورش كا حق باپ كو مل جاتا ہے، ليكن يہ اپاہچ ہيں اور صرف ميں ہى ان كى اچھى طرح ديكھ بھال كر سكتى ہوں، كيا اس حالت ميں مجھے حق حاصل ہے كہ وہ ميرے پاس رہيں، اور كيا ميرے ليے ان كے كچھ مال ميں تصرف كا حق حاصل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حضانہ يا پرورش كا مقصود بچے كى ديكھ بھال اور اس كى مصلحت كو پورا كرنا ہے.

اور محضون: وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے امور كى خود ديكھ بھال نہ كر سكتا ہو اور امتياز نہ ہونے كى وجہ سے اذيت و تكليف سے اپنے آپ كو نہ بچا سكے مثلا بچہ يا عمر رسيدہ شخص يا مجنون پاگل اور عقلى طور پر كمزور شخص.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

فقہاء کا اتفاق ہے کہ چھوٹے بچے کی حق میں پرورش ثابت ہے، اور جمہور فقہاء احناف، شافعیہ، اور حنابلہ کے ہاں اور مالکیہ کے ایک قول کے مطابق پاگل و مجنون اور کم عقل کے لیے بھی یہی حکم ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (17 / 301).

اور الحجاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پرورش کے متعلق باب:

" چھوٹے بچے اور پاگل و مجنون اور ذہنی طور پر ماؤف کی حفاظت کے لیے پرورش کا حق واجب ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المستقنع (206).

اور ماں کو اپنے چھوٹے بچے اور پاگل کی پرورش کرنے کا حق باپ سے زیادہ ہے.

المرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بغیر کسی نزاع و اختلاف کے بچے اور مجنون کی پرورش کی ماں زیادہ حقدار ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (9 / 416).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بچے کو اختیار دیا جائیگا (یعنی بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اسے والدین میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا جائیگا) اس میں دو شرط:

پہلی شرط: دونوں ہی پرورش کرنے والوں میں شامل ہوتے ہوں، اور اگر ان میں کوئی ایک پرورش کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا مثلا معدوم کی طرح تو دوسرے کو متعین کیا جائیگا.

دوسری شرط:

بچہ مجنون و پاگل نہ ہو، اور اگر وہ مجنون و اپاہج ہے تو ماں کے پاس ہو گا اور بچے کو اختیار نہیں دیا جائیگا؛ کیونکہ مجنون اور اپاہج چھوٹے بچے کی طرح ہی ہے چاہے وہ بڑا ہی ہو اس لیے مجنون کی بلوغت کے بعد بھی کفالت و پرورش کی حقدار اس کی ماں ہی ہے.

اور اگر بچے کو اختیار دیا جائے اور وہ اپنے والد کو اختیار کر لے اور پھر اس کی عقل جاتی رہے تو بچہ ماں کی

طرف واپس کر دیا جائیگا، اور اس کا اختیار باطل ہو جائیگا؛ کیونکہ اسے اختیار اس وقت دیا گیا تھا جب وہ اپنے آپ کو سنبھال سکتا تھا، لیکن جب وہ اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتا اور امور کو کنٹرول نہیں کر سکتا تو ماں زیادہ حقدار ہے؛ کیونکہ ماں اس کے لیے زیادہ شفقت کرنے والی ہے، اور اس کی زیادہ دیکھ بھال کر سکتی ہے جس طرح وہ بچپن میں کرتی رہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (8 / 192).

اس بنا پر آپ اپنے خاوند سے عقلی طور پر مریض بچوں کی پرورش کا اس وقت تك زیادہ حق رکھتی ہیں جب تك شادی نہ کر لیں، لیکن جب آپ شادی کر لیں تو پھر باپ اپنے بچوں کی پرورش کا زیادہ حقدار ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب ماں شادی کر لے تو اس کی پرورش کا حق ساقط ہو جاتا ہے، ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جن اہل علم سے علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے کیونکہ رسول کریم صلی نے ایك عورت کو فرمایا:

" تم اس کی زیادہ حقدار ہو جب تك نکاح نہ کر لو "

اور اس لیے کہ جب عورت شادی کر لیتی ہے تو پھر وہ پرورش کی بجائے خاوند کے حقوق پورے کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (8 / 194).

جب شادی کرنے سے ماں کا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے تو پھر یہ اس کو منتقل ہو گا جو ماں کے بعد ہے، اور ماں کے بعد کون زیادہ حقدار ہو گا اس کی تعیین میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ ماں کے بعد باپ اپنے بچوں کی پرورش کا زیادہ حقدار ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 535).

اس سب کچھ سے قبل پرورش کے مقاصد کا خیال کرنا چاہیے اور وہ یہ کہ جس کی پرورش کی جا رہی ہے اس کے امور کو سرانجام دیا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے اور اس کی دیکھ بھال کی جائے اور خیال رکھا جائے، اور اگر باپ اپنی اولاد کو ضائع کرنے کا باعث بنے اور اولاد کا اپنی ماں کے ساتھ رہنا زیادہ بہتر اور اچھا ہو تو وہ اپنی ماں کے ساتھ رہیں گے.

لیکن اس سلسلہ میں فیصلہ شرعی قاضی کریگا، اور جب آپ کے ملك میں شرعی عدالتیں نہیں تو آپ کے سامنے ایك ہی حل رہ جاتا ہے کہ آپ بچوں کے باپ کے ساتھ اس پر اتفاق کر لیں، یا پھر آپ اپنے شہر کے اسلامك سینٹر میں معاملہ پیش کریں جو اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں.

دوم:

رہا یہ کہ آپ کے لیے بچوں کو ملنے والی رقم اور مال میں تصرف کرنے کا حق ہے یا نہیں تو اس سلسہ میں گزارش ہے کہ اگر آپ محتاج و ضرورتمند ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر آپ کو اپنا مال کافی ہے اور بچوں کے مال کی آپ کو ضرورت نہیں، تو بہتر یہی ہے کہ آپ ان کا مال استعمال کرنے سے اجتناب کریں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے یتیم کے ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فرمایا ہے:

اور جو کوئی مالدار ہو تو وہ اس سے بچے، اور جو کوئی فقیر و محتاج ہے تو وہ دستور کے مطابق واجبی طور پر کھائے النساء (6).

اور اس لیے کہ جب آپ فقیر و محتاج ہوں تو آپ کا خرچہ ان کے مال میں ان پر واجب ہوتا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خیر و بھلائی میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم .